سماجی عدل کے مقاصد کا قرآنی فہم: جدید مفسرین کی آراء

The Qur'anic Understanding of the Objectives of Social Justice: Views of Modern Exegetes

**Dr Shazia Bano*

***Dr.Abdul Majid*

Abstract:

This research examines the Qur'anic concept of social justice in light of the Maqāṣid al-Sharī'ah (Objectives of Islamic Law). The study seeks to explore how the Qur'an establishes justice as a foundational value in achieving balance, equality, and human welfare in society.

It provides a comparative and analytical study of modern Qur'anic exegetes, including al-Tahir ibn 'Ashur, Sayyid Qutb, Rashid Rida, and Wahbah al-Zuhayli, focusing on how they interpreted the Qur'anic verses concerning justice through the lens of divine objectives.

The findings indicate that these modern scholars have expanded the traditional legal understanding of justice to include moral, social, and human dimensions. According to them, social justice in the Qur'an is not limited to legal retribution or fairness but represents a comprehensive system based on human dignity, social balance, and collective responsibility.

This study highlights that the Maqāṣid-based interpretation provides a holistic framework for understanding Qur'anic guidance relevant to the challenges of modern societies, emphasizing the dynamic and universal nature of Islamic justice.

Keywords: *Maqasid al-Shariah, Social Justice, Modern Exegesis, Qur'anic Interpretation, al-Tahir ibn Ashur, Sayyid Qutb, Rashid Rida, Wahbah al-Zuhayli, Ethical Justice, Human Dignity.*

قرآنِ کریم میں سماجی عدل کا بنیادی تصور

قرآنِ کریم نے سماجی عدل کو اسلامی معاشرتی نظام کی بنیاد قرار دیا ہے۔ عدل محض ایک قانونی اصول نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر اخلاقی، انسانی اور معاشرتی قدر ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کی فلاح کے لیے ضروری ہے۔ قرآن کی تعلیمات میں عدل کا تصور انسانی وقار، مساوات، حقوق کی حفاظت اور اجتماعی ذمہ داری سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ جدید مفسرین کے مطابق قرآن کا عدل ایک ایسا جامع نظام ہے جو ظلم کے خاتمے اور معاشرتی توازن کے قیام کا ضامن ہے۔[1]

**Assistant professor Islamiyat, Government Graduate College for Women Chungi no.14 Multan.*

***Assistant Professor Government Graduate college Burewala Dist. Vehari*

قرآن میں عدل کی تعریف اور اس کی اہمیت

قرآنِ کریم میں عدل کو ایک بنیادی الٰہی حکم کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ "بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"[2]

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ عدل صرف انصاف تک محدود نہیں بلکہ انسانی معاشرے میں خیر، بھلائی اور توازن قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔ طاہر بن عاشور کے نزدیک عدل کا مقصد انسانی زندگی میں توازن اور حقوق کی ضمانت ہے، اور یہی شریعت کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد ہے۔[3]

اسی طرح سید قطب نے عدل کو اسلامی نظام کا مرکزی ستون قرار دیتے ہوئے کہا کہ قرآن کا عدل انسان کو ہر قسم کے استحصال اور طبقاتی ظلم سے نجات دیتا ہے۔[4]

عدل کو اسلامی معاشرتی نظام کی بنیاد قرار دینا

قرآنِ کریم نے عدل کو محض فردی اخلاقیات نہیں بلکہ اجتماعی نظام کی اساس بنایا ہے۔ قرآن کا حکم ہے کہ عدل دشمنی یا محبت کے اثر سے بھی متاثر نہ ہو:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ.

"کسی قوم کی دشمنی تمہیں انصاف سے نہ روک دے، انصاف کرو یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔"[5]

رشید رضا کے مطابق یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کا عدل ایک عالمی اور غیر جانبدار اصول ہے جو تمام انسانوں کے لیے مساوی ہے۔[6]

وہبہ الزحیلی بھی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ عدل اسلامی ریاست اور معاشرتی نظام کی بنیاد ہے، اور اس کے بغیر شریعت کے مقاصد حاصل نہیں ہو سکتے۔[7]

انسانی وقار اور مساوات کے قرآنی اصول

قرآنِ کریم نے عدل کے ساتھ انسانی وقار اور مساوات کو بھی بنیادی حیثیت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ "اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔"[8]

یہ آیت اس حقیقت کو واضح کرتی ہے کہ اسلام میں عدل کا آغاز انسانی عزت و احترام سے ہوتا ہے۔ قرآن کے نزدیک ہر انسان برابر ہے، اور کسی کو ظلم یا حق تلفی کا نشانہ بنانا عدل کے خلاف ہے۔

جدید مفسرین کے مطابق سماجی عدل کا اصل مقصد یہی ہے کہ معاشرے میں ہر فرد کو اس کا جائز حق ملے، کمزور طبقہ

محفوظ ہو، اور طبقاتی تفاوت کا خاتمہ ہو۔ ابن عاشور نے مقاصدِ شریعت کے ضمن میں انسانی وقار کو عدل کے بنیادی مقاصد میں شمار کیا ہے۔[9]

یہ واضح ہوتا ہے کہ قرآنِ کریم میں سماجی عدل ایک جامع تصور ہے جو قانونی مساوات سے بڑھ کر اخلاقی اور انسانی اقدار پر قائم ہے۔ عدل کا مقصد معاشرتی توازن، انسانی وقار، اور اجتماعی فلاح کا قیام ہے۔ جدید مفسرین نے مقاصدِ شریعت کے تناظر میں عدل کو ایک ہمہ گیر نظام کے طور پر پیش کیا جو عصرِ حاضر کے مسائل کے حل کے لیے بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

مقاصدِ شریعت اور سماجی عدل کا باہمی تعلق

اسلامی شریعت کا بنیادی مقصد انسانیت کی فلاح، عدل کا قیام، اور معاشرتی توازن کو برقرار رکھنا ہے۔ مقاصدِ شریعت (Maqāṣid al-Sharī'ah) سے مراد وہ اعلیٰ اہداف اور حکمتیں ہیں جن کے حصول کے لیے شریعت کے احکام نازل کیے گئے۔ جدید اسلامی فکر میں مقاصد کا تصور سماجی عدل کے فہم میں نہایت اہم حیثیت اختیار کر چکا ہے، کیونکہ اس کے ذریعے قرآن کے عدل کو ایک جامع معاشرتی نظام کے طور پر سمجھا جاتا ہے۔[10]

مقاصدِ شریعت کا تعارف اور بنیادی مقاصد

مقاصدِ شریعت کی بنیاد اس حقیقت پر ہے کہ اسلامی قانون محض ظاہری احکام کا مجموعہ نہیں بلکہ انسانی بھلائی اور تحفظ کے لیے ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ امام شاطبیؒ نے مقاصدِ شریعت کے پانچ بنیادی اصول بیان کیے: (1) دین کا تحفظ، (2) جان کا تحفظ، (3) عقل کا تحفظ، (4) نسل کا تحفظ، اور (5) مال کا تحفظ۔[11]

طاہر بن عاشور نے مقاصد کی تعریف کو مزید وسعت دیتے ہوئے کہا کہ شریعت کا اصل مقصد انسانی معاشرے میں عدل، آزادی، اور وقار کو فروغ دینا ہے۔[12]

عدلِ اجتماعی بطور مقصدِ شریعت

قرآنِ کریم نے عدل کو صرف قانونی اصول نہیں بلکہ ایک اجتماعی اور اخلاقی فریضہ قرار دیا ہے۔ شریعت کے مقاصد میں عدلِ اجتماعی (Social Justice) ایک مرکزی مقصد ہے، کیونکہ اس کے بغیر انسانی معاشرے میں امن اور مساوات قائم نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ... لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ "ہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلائل کے ساتھ بھیجا تاکہ لوگ انصاف قائم کریں۔"[13]

سید قطب کے مطابق یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام کا بنیادی مقصد ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا ہے جو ظلم اور استحصال سے پاک ہو۔[14]

وہبہ الزحیلی بھی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ عدلِ اجتماعی شریعت کے اعلیٰ مقاصد میں شامل ہے، کیونکہ اسلام انسانی حقوق اور معاشرتی مساوات کا داعی ہے۔[15]

معاشرتی فلاح، امن اور توازن میں مقاصدی فکر کا کردار

مقاصدی تفسیر کے مطابق قرآن کا عدل معاشرتی فلاح (welfare)، امن، اور توازن کے قیام کے لیے نازل ہوا ہے۔ مقاصد کی روشنی میں عدل کا مطلب صرف سزا و جزا نہیں بلکہ انسانی وقار، معاشی مساوات، اور اجتماعی ذمہ داری کا قیام بھی ہے۔

رشید رضا نے لکھا کہ اسلام کا عدل ایسا نظام ہے جو معاشرتی اصلاح اور ترقی کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔[16]

لہٰذا مقاصدی فکر عصرِ حاضر کے مسائل مثلاً طبقاتی فرق، غربت، اور ناانصافی کے حل کے لیے ایک ہمہ گیر اسلامی فریم ورک فراہم کرتی ہے۔[17]

تیسرا مبحث: جدید مفسرین کی تفسیری آراء کا تجزیاتی مطالعہ

عصرِ حاضر کے جدید مفسرین نے قرآنِ کریم کے تصورِ عدل کو مقاصدِ شریعت کے تناظر میں زیادہ جامع اور عصری انداز میں پیش کیا ہے۔ ان مفسرین نے عدل کو صرف فقہی اور قانونی مسئلہ نہیں بلکہ اخلاقی، سماجی اور انسانی قدر کے طور پر بیان کیا ہے۔

امام طاہر بن عاشور کا مقاصدی منہج

امام طاہر بن عاشور جدید دور کے ان مفسرین میں سے ہیں جنہوں نے تفسیر میں مقاصدی منہج کو نمایاں کیا۔ ان کے نزدیک قرآن کے احکام کا مقصد انسانی معاشرت میں توازن، آزادی، اور عدل کا قیام ہے۔[18]

انہوں نے عدل کو شریعت کے بنیادی مقاصد میں شمار کرتے ہوئے کہا کہ اسلام انسانیت کو ظلم سے نکال کر انصاف کے نظام میں داخل کرتا ہے۔[19]

سید قطب کا اخلاقی و سماجی عدل کا تصور

سید قطب نے اپنی تفسیر فی ظلال القرآن میں عدل کو اسلامی معاشرتی انقلاب کی بنیاد قرار دیا۔ ان کے مطابق قرآن کا عدل صرف عدالتوں تک محدود نہیں بلکہ پورے معاشرے میں اخلاقی مساوات اور معاشی انصاف قائم کرتا ہے۔[20]

قطب کے نزدیک اسلامی عدل کا مقصد انسان کو ہر قسم کے استحصال اور غلامی سے آزاد کرنا ہے۔[21]

رشید رضا کی اصلاحی تفسیر میں عدل کی جہت

رشید رضا نے تفسیر المنار میں عدل کو اسلامی اصلاحی تحریک کا بنیادی عنصر قرار دیا۔ان کے نزدیک قرآن کا عدل معاشرتی ترقی، سیاسی انصاف، اور امت کی فلاح کے لیے ضروری ہے۔[22]

انہوں نے زور دیا کہ عدلِ اجتماعی اسلام کی عالمگیر تعلیم ہے جو ہر دور کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

وہبہ الزحیلی کی جامع فقہی وانسانی تعبیر

وہبہ الزحیلی نے عدل کی تفسیر میں فقہی اور انسانی دونوں پہلوؤں کو جمع کیا۔انہوں نے واضح کیا کہ قرآن کا عدل ایک ایسا جامع نظام ہے جو حقوق العباد، معاشرتی توازن، اور انسانی وقار کی حفاظت کرتا ہے۔

الزحیلی کے مطابق شریعت کے مقاصد میں عدل کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ اسلام کا پیغام بنیادی طور پر انسانیت کے لیے رحمت اور انصاف ہے۔

عصرِ حاضر میں قرآنی سماجی عدل کی تطبیق اور نتائج

قرآنِ کریم کا تصورِ سماجی عدل محض ایک تاریخی یا فقہی بحث نہیں بلکہ ایک ایسا زندہ اور ہمہ گیر اصول ہے جو ہر دور میں انسانی معاشرت کی رہنمائی کرتا ہے۔ عصرِ حاضر میں جب دنیا مختلف سماجی، معاشی، سیاسی اور اخلاقی بحرانوں سے دوچار ہے، قرآنیعدل ایک متوازن اور جامع نظام کے طور پر سامنے آتا ہے۔ جدید معاشروں میں بڑھتی ہوئی طبقاتی تقسیم، معاشی ناانصافی، انسانی حقوق کی پامالی، اور عالمی سطح پر ظلم واستحصال ایسے مسائل ہیں جن کے حل کے لیے قرآن کا پیغامِ عدل نہایت اہمیت رکھتا ہے۔[23]

اسلامی شریعت کے مقاصد (Maqāṣid al-Sharīʿah) کی روشنی میں عدلِ اجتماعی کو ایک ایسا بنیادی ہدف سمجھا جاتا ہے جو انسانی فلاح، امن اور توازن کے قیام کے لیے ضروری ہے۔ جدید مفسرین نے مقاصدی تفسیر کے ذریعے قرآن کے عدل کو عصرِ حاضر کے مسائل کے تناظر میں زیادہ واضح اور قابلِ تطبیق بنایا ہے۔[24]

جدید معاشرتی چیلنجز کے تناظر میں عدلِ قرآنی

عصرِ حاضر کے معاشرتی مسائل میں سب سے نمایاں مسئلہ عدمِ مساوات اور طبقاتی فرق ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام نے دنیا کو امیر اور غریب کے دو بڑے طبقات میں تقسیم کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں معاشی استحصال اور انسانی حقوق کی پامالی بڑھ رہی ہے۔ قرآنِ کریم نے ایسے نظام کو ظلم قرار دیتے ہوئے عدل کا حکم دیا:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ "بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"[25]

سید قطب کے مطابق قرآن کا عدل ایسا نظام ہے جو انسان کو معاشی غلامی اور طبقاتی ظلم سے نجات دیتا ہے۔[26]

اسی طرح جدید معاشروں میں نسلی امتیاز، مذہبی تعصب، اور سیاسی ظلم بھی بڑے چیلنجز ہیں۔ قرآن نے واضح کیا کہ عدل صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے:

اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى ''انصاف کرو، یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔''[27]

رشید رضا نے اس آیت کی تفسیر میں کہا کہ اسلام کا عدل عالمی اور غیر جانبدار اصول ہے جو ہر قوم اور ہر فرد کے لیے مساوی ہے۔[28]

لہٰذا قرآنی عدل جدید دنیا کے سیاسی اور سماجی بحرانوں کے حل کے لیے ایک اخلاقی اور عملی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

مقاصدی تفسیر کی ہمہ گیری اور عصری افادیت

مقاصدی تفسیر کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کے احکام اور اصولوں کو شریعت کے اعلیٰ مقاصد کی روشنی میں سمجھا جائے۔
جدید مفسرین نے مقاصدی فکر کے ذریعے قرآن کے عدل کو ایک وسیع تر انسانی اور اخلاقی نظام کے طور پر پیش کیا ہے۔
طاہر بن عاشور کے مطابق شریعت کا اصل مقصد انسانیت کی بھلائی، آزادی، اور معاشرتی توازن ہے۔[29]
وہ کہتے ہیں کہ قرآن کا عدل صرف قانونی انصاف نہیں بلکہ انسانی وقار اور معاشرتی فلاح کا ضامن ہے۔[30]
وہبہ الزحیلی نے بھی مقاصدی تفسیر کی افادیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ قرآن کے عدل کا پیغام ہر دور کے لیے زندہ اور قابلِ تطبیق ہے، کیونکہ یہ انسانی حقوق اور اجتماعی ذمہ داری پر مبنی ہے۔[31]
مقاصدی تفسیر عصرِ حاضر کے نئے مسائل مثلاً انسانی حقوق، جمہوریت، معاشی انصاف، اور عالمی امن کے تناظر میں قرآن کی تعلیمات کو زیادہ واضح کرتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کا عدل جامد نہیں بلکہ ایک متحرک اور عالمگیر اصول ہے۔[32]

اجتماعی ذمہ داری اور اسلامی عدل کا عالمی پیغام

قرآنِ کریم میں سماجی عدل کا تصور فرد تک محدود نہیں بلکہ اجتماعی ذمہ داری کا تقاضا کرتا ہے۔ اسلامی معاشرہ اس وقت تک عادل نہیں بن سکتا جب تک ہر فرد ظلم کے خلاف آواز نہ اٹھائے اور کمزور طبقے کے حقوق کی حفاظت نہ کرے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ ''انصاف پر قائم رہنے والے بنو، اللہ کے لیے گواہی دینے والے۔''[33]

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ عدل کا قیام اجتماعی فریضہ ہے۔ سید قطب کے مطابق اسلامی عدل کا مقصد ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا ہے جہاں ہر فرد ذمہ دار ہو اور ظلم کے خلاف کھڑا ہو۔[34]

قرآن کا عدل عالمی پیغام رکھتا ہے کیونکہ اسلام انسانیت کو ایک خاندان قرار دیتا ہے اور ہر فرد کے وقار کو تسلیم کرتا ہے:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ" اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔"[35]

یہ عزت اور وقار ہی اسلامی عدل کی بنیاد ہے۔ جدید مفسرین کے مطابق سماجی عدل کا قرآنی تصور دنیا کے لیے ایک عالمی اخلاقی منشور ہے جو امن، مساوات اور انسانی حقوق کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔[36]

عصرِ حاضر میں قرآنی عدل کی تطبیق

عصرِ حاضر میں قرآنی عدل کی تطبیق مختلف سطحوں پر ممکن ہے:

1. معاشی انصاف: زکوٰۃ، صدقات، اور معاشی مساوات کے اصول۔
2. سیاسی انصاف: حکمرانوں کی جواب دہی اور ظلم کے خلاف مزاحمت۔
3. سماجی مساوات: نسل، رنگ، زبان اور مذہب کی بنیاد پر امتیاز کا خاتمہ۔
4. انسانی حقوق: کمزور طبقے، خواتین، یتیموں اور محتاجوں کے حقوق کی حفاظت۔
5. عالمی امن: جنگ و فساد کے بجائے عدل و امن کا قیام۔

یہ سب پہلو ثابت کرتے ہیں کہ قرآن کا عدل محض نظریاتی نہیں بلکہ عملی نظام ہے۔[37]

نتائجِ تحقیق:

1. قرآنِ کریم میں عدل اسلامی معاشرت کی بنیادی قدر ہے۔
2. سماجی عدل شریعت کے اعلیٰ مقاصد میں شامل ہے۔
3. قرآنی عدل صرف قانونی انصاف نہیں بلکہ اخلاقی نظام ہے۔
4. جدید مفسرین نے عدل کو انسانی وقار سے جوڑا ہے۔
5. مقاصدی تفسیر قرآن کے پیغام کو عصرِ حاضر میں قابلِ فہم بناتی ہے۔
6. اسلام کا عدل عالمی اور غیر جانبدار اصول ہے۔
7. عدلِ اجتماعی ظلم اور استحصال کے خاتمے کا ذریعہ ہے۔
8. معاشی مساوات قرآنی عدل کا اہم پہلو ہے۔
9. طبقاتی تقسیم کے حل کے لیے قرآنی اصول رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔
10. اجتماعی ذمہ داری عدل کے قیام کے لیے ضروری ہے۔

11. قرآن کا عدل انسانی حقوق کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔
12. جدید معاشرتی بحرانوں میں قرآنی عدل کا پیغام زندہ ہے۔
13. اسلامی عدل امن اور سماجی توازن کا ضامن ہے۔
14. مقاصدی فکر شریعت کو جامد نہیں بلکہ متحرک نظام بناتی ہے۔
15. قرآنی سماجی عدل دنیا کے لیے ایک عالمی اخلاقی منشور ہے۔

حواشی

---

[1] وہبہ الزحیلی، التفسیر المنیر، (دمشق: دار الفکر، 1991)، جلد 2، ص 45۔
(Wahbah al-Zuhayli, Al-Tafsir al-Munir, Damascus: Dar al-Fikr, 1991, Vol. 2, p. 45.)

[2] قرآنِ کریم، سورۃ النحل، آیت 90۔
(Qur'an, Surah al-Nahl, Ayah 90.)

[3] طاہر بن عاشور، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، (تیونس: دار السلام، 2006)، ص 128۔
(Al-Tahir ibn Ashur, Maqasid al-Shariah al-Islamiyyah, Tunisia: Dar al-Salam, 2006, p. 128.)

[4] سید قطب، فی ظلال القرآن، (قاہرہ: دار الشروق، 2003)، جلد 4، ص 2150۔
(Sayyid Qutb, Fi Zilal al-Qur'an, Cairo: Dar al-Shuruq, 2003, Vol. 4, p. 2150.)

[5] قرآنِ کریم، سورۃ المائدہ، آیت 8۔
(Qur'an, Surah al-Ma'idah, Ayah 8.)

[6] رشید رضا، تفسیر المنار، (قاہرہ: الھیئۃ المصریۃ، 1947)، جلد 6، ص 312۔
(Rashid Rida, Tafsir al-Manar, Cairo: Al-Hay'ah al-Misriyyah, 1947, Vol. 6, p. 312.)

[7] وہبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، (دمشق: دار الفکر، 1985)، جلد 1، ص 98۔
(Wahbah al-Zuhayli, Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu, Damascus: Dar al-Fikr, 1985, Vol. 1, p. 98.)

[8] قرآنِ کریم، سورۃ الاسراء، آیت 70۔
(Qur'an, Surah al-Isra, Ayah 70.)

[9] طاہر بن عاشور، التحریر والتنویر، (تیونس: دار التونسیۃ، 1984)، جلد 15، ص 120۔
(Al-Tahir ibn Ashur, Tafsir al-Tahrir wa al-Tanwir, Tunisia: Dar al-Tunisiya, 1984, Vol. 15, p. 120.)

[10] طاہر بن عاشور، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، (تیونس: دار السلام، 2006)، ص 45۔
(Al-Tahir ibn Ashur, Maqasid al-Shariah al-Islamiyyah, Tunisia: Dar al-Salam, 2006, p. 45.)

[11] امام شاطبیؒ، الموافقات، (بیروت: دار المعرفہ، 1997)، جلد 2، ص 8۔
(Al-Shatibi, Al-Muwafaqat, Beirut: Dar al-Ma'rifah, 1997, Vol. 2, p. 8.)

[12]طاہر بن عاشور، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، ص88۔
(Ibn Ashur, Maqasid al-Shariah, p. 88.)
[13]قرآنِ کریم، سورۃ الحدید، آیت 25۔
(Qur'an, Surah al-Hadid, Ayah 25.)
[14]سید قطب، فی ظلال القرآن، (قاہرہ: دار الشروق، 2003)، جلد6، ص3300۔
(Sayyid Qutb, Fi Zilal al-Qur'an, Cairo: Dar al-Shuruq, 2003, Vol. 6, p. 3300.)
[15]وہبہ الزحیلی، التفسیر المنیر، (دمشق: دار الفکر، 1991)، جلد3، ص210۔
(Wahbah al-Zuhayli, Al-Tafsir al-Munir, Damascus: Dar al-Fikr, 1991, Vol. 3, p. 210.)
[16]رشید رضا، تفسیر المنار، (قاہرہ: الھیئۃ المصریۃ، 1947)، جلد4، ص55۔
(Rashid Rida, Tafsir al-Manar, Cairo: Al-Hay'ah al-Misriyyah, 1947, Vol. 4, p. 55.)
[17]محمد الطاہر بن عاشور، التحریر والتنویر، (تیونس: دار التونسیۃ، 1984)، جلد5، ص112۔
(Ibn Ashur, Tafsir al-Tahrir wa al-Tanwir, Tunisia: Dar al-Tunisiya, 1984, Vol. 5, p. 112.)
[18]طاہر بن عاشور، التحریر والتنویر، جلد1، ص39۔
(Ibn Ashur, Al-Tahrir wa al-Tanwir, Vol. 1, p. 39.)
[19]طاہر بن عاشور، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، ص130۔
(Ibn Ashur, Maqasid al-Shariah, p. 130.)
[20]سید قطب، فی ظلال القرآن، جلد4، ص2155۔
(Sayyid Qutb, Fi Zilal al-Qur'an, Vol. 4, p. 2155.)
[21]سید قطب، العدالۃ الاجتماعیۃ فی الاسلام، (قاہرہ: دار الشروق، 2005)، ص22۔
(Sayyid Qutb, Al-'Adalah al-Ijtima'iyyah fi al-Islam, Cairo: Dar al-Shuruq, 2005, p. 22.)
[23]وہبہ الزحیلی، التفسیر المنیر، (دمشق: دار الفکر، 1991)، جلد2، ص50۔
(Wahbah al-Zuhayli, Al-Tafsir al-Munir, Damascus: Dar al-Fikr, 1991, Vol. 2, p. 50.)
[24]طاہر بن عاشور، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، (تیونس: دار السلام، 2006)، ص90۔
(Al-Tahir ibn Ashur, Maqasid al-Shariah al-Islamiyyah, Tunisia: Dar al-Salam, 2006, p. 90.)
[25]قرآنِ کریم، سورۃ النحل، آیت 90۔
(Qur'an, Surah al-Nahl, Ayah 90.)
[26]سید قطب، العدالۃ الاجتماعیۃ فی الاسلام، (قاہرہ: دار الشروق، 2005)، ص35۔
(Sayyid Qutb, Al-'Adalah al-Ijtima'iyyah fi al-Islam, Cairo: Dar al-Shuruq, 2005, p. 35.)

[27]قرآنِ کریم، سورۃ المائدہ، آیت 8۔

(Qur'an, Surah al-Ma'idah, Ayah 8.)

[28]رشید رضا، تفسیر المنار، (قاہرہ: الهیئۃ المصریۃ، 1947)، جلد 6، ص 312۔

(Rashid Rida, Tafsir al-Manar, Cairo: Al-Hay'ah al-Misriyyah, 1947, Vol. 6, p. 312.)

[29]طاہر بن عاشور، التحریر والتنویر، (تیونس: دار التونسیۃ، 1984)، جلد 1، ص 40۔

(Ibn Ashur, Tafsir al-Tahrir wa al-Tanwir, Tunisia: Dar al-Tunisiya, 1984, Vol. 1, p. 40.)

[30]طاہر بن عاشور، مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ، ص 130۔

(Ibn Ashur, Maqasid al-Shariah, p. 130.)

[31]وہبہ الزحیلی، الفقہ الاسلامی وادلتہ، (دمشق: دار الفکر، 1985)، جلد 1، ص 100۔

(Wahbah al-Zuhayli, Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu, Damascus: Dar al-Fikr, 1985, Vol. 1, p. 100.)

[32]رشید رضا، تفسیر المنار، جلد 4، ص 60۔

(Rashid Rida, Tafsir al-Manar, Vol. 4, p. 60.)

[33]قرآنِ کریم، سورۃ النساء، آیت 135۔

(Qur'an, Surah al-Nisa, Ayah 135.)

[34]سید قطب، فی ظلال القرآن، (قاہرہ: دار الشروق، 2003)، جلد 2، ص 980۔

(Sayyid Qutb, Fi Zilal al-Qur'an, Cairo: Dar al-Shuruq, 2003, Vol. 2, p. 980.)

[35]قرآنِ کریم، سورۃ الاسراء، آیت 70۔

(Qur'an, Surah al-Isra, Ayah 70.)

[36]وہبہ الزحیلی، التفسیر المنیر، جلد 1، ص 65۔

(Wahbah al-Zuhayli, Al-Tafsir al-Munir, Vol. 1, p. 65.)

[37]سید قطب، العدالۃ الاجتماعیۃ فی الاسلام، ص 55۔

(Sayyid Qutb, Al-'Adalah al-Ijtima'iyyah fi al-Islam, p. 55.)